رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر

عام سے قیمت سالانہ پیشگی ۴ ہے
خاص و معاون جو کچھ لطف فرماویں

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

الحکم

نمبر ۴۷ | قادیان دارالامان ۱۴ دسمبر ۱۸۹۹ء مطابق ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۱۷ھ | جلد ۳

خطبہ

جو یکم دسمبر ۱۸۹۹ء کو حضرت مولٰنا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ نے پڑھا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۔ سورہ ابراہیم رکوع ۵ ۔

اور جب ابراہیم نے اللہ تعالی کی حضور یوں دعا مانگی ۔ اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنادے! اور مجھکو اور میرے بیٹوں کو بتوں کی پرستش سے بچا ۔ اے میرے پروردگار اُنھوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ۔ جو شخص میرے پیچھے ہو لیا وہ مجھ سے ہے اور جسنے میرا کہنا نہ مانا تو غفور رحیم ہے! اے میرے پروردگار مینے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک وادی میں بسا دیا ہے جس میں کوئی کھیتی باڑی نہیں ہے جو تیرے معزز گھر کے پاس ہے اور یہ اس لئے ہے کہ نماز کو درست رکھیں اور طرح طرح کے پھل اُن کو عطا فرما کہ وہ شکر گذار ہوں ۔ سو تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا اور اُن کو ثمرات عطا فرما کہ وہ قدر دان ہوں مینے ان چند آیتوں کو آج محض اس غرض سے پڑھا ہے تاکہ اپنے دوستوں اور سننے والوں کو خدا تعالیٰ کی اُس عادت مستمرہ کا نشان دکھاؤں جو اُس کے مرسل و مامور اور راستباز بندوں کے ساتھ جاری ہے ۔

ان آیات پر ایک پر غور نگاہ کرنے سے پتہ لگے گا ۔ کہ جب خدا تعالے کے راستباز ۔ برگزیدہ مامور کسی سرزمین کی طرف توجہ کرتے ہیں تو اُس پر خدا تعالے کی کیسی توجہ ہوتی ہے اور وہ زمین کیا سے کیا ہو جاتی ہے؟

اسلام میں بڑا عظیم الشان نمونہ خدا کے انواع و اقسام فضلوں کا سیدنا ابراھیم علیہ السّلام کی پاک ذات ہے ۔ قرآن کریم میں آپ کا ذکر اس لئے بھی ایک عظمت کے ساتھ ہوا ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کے

والد ماجد۔ اور **قریش عرب** کے مورث اعلیٰ ہیں اور وہ بزرگ شخص ہیں جو تاریخی دنیا میں نبوت کا کامل معیار ہیں اور جنھوں نے خدا تعالےٰ کی راہ میں ہر قسم کے دکھ اور قربانی دی ہے اور خدا کے وعدے ان کے گویا پورے ہوئے آسمان کے تاروں اور سمندر کے قطروں اور بیابان کی ریت سے اُن کی ذریت زیادہ ہوئی۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے ایک بات یاد دلائی ہے جو ایک عظیم الشان پیشگوئی اپنے اندر رکھتی ہے اور جس کا دامن قیامت تک لمبا ہے ہر زمانہ میں اس کی صداقت کا زندہ ثبوت ملتا ہے۔ سیدنا **ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام** اپنے مولےٰ **سمیع علیم** سے عرض کرتے ہیں کہ میں اپنی اولاد کو اس وادی میں جہاں نہ کسی قسم کی راحت و آسایش کے سامان ہیں آباد کرتا ہوں کہ وہ بھی تیرے محرم اور مکرم بیت کے جوار کے سبب سے مکرم و محترم ہوں اور اس توحید خیز پاک سرزمین میں ان کی روحیں اقامت صلوٰۃ کی طرف متوجہ ہوں اور حقوق الٰہی کے ادا کرنے میں عالم کے لئے نمونہ ہوں اور ساری دنیا ان ہی سے تیری صلوٰۃ یعنی تیرے حقوق کی بجا آوری کا سبق سیکھے اور اس وادی کے خوشگوار پانی اور اس کی قدرتی زرع سے ساری دنیا نئی زندگی پائے سو تو بھی ناس (یعنی جنھیں یہ مرکز توحید قدامت کے سبب سے فراموش ہو گیا ہے) کے فؤاد (یعنی جو عشق وہوا کا منبع ہے اور جس میں اس بات کی ضرورت ہے کہ اصلی وطن کے یاد سے اُس میں اشتعال پیدا ہو جائے۔) میں وہ قوت ہوا اور عشق کی ڈالدے کہ اطراف عالم سے دیوانہ وار ان کی طرف دوڑتے آئیں۔ اللہ اللہ وہ وقت کیا تھا اور وہ دل کیا تھا اور وہ مقام کیا تھا۔ اس دعا کو دیکھو اور پھر اس دعا کے نتیجہ کی طرف دیکھو۔ وہ وادی غیر ذی زرع جہاں اس وقت **مکہ معظمہ** واقع ہے اُس وقت جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی بے آب وگیاہ ٹیلوں اور کنکریلے میدانوں کے سوا کچھ نہ تھا۔

اس میں شک نہیں کہ غیر معلوم زمانہ سے خدا کی سب سے پہلی مسجد یہی ہے اور کوئی نہیں بتلا سکتا کہ خدا نے اُس کو کب بنایا **توریت** سے پتہ لگتا ہے کہ جناب **آدم علیہ السلام** بھی یہاں نماز پڑھنے آئے۔ بہر حال جب **ابراھیم علیہ السلام** نے اپنی اولاد کو اس میں بسایا اُس وقت اس کی جو حالت تھی وہ وادی غیر ذی زرع کے الفاظ سے خوب سمجھ میں آ سکتی ہے **حضرت ابراھیم علیہ السلام** کی دعا سے اُس کی اُس وقت کی حالت کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے یہ جگہ بے آب وگیاہ ویران اور سنسان بنجر زمین تھی۔ جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی ایک بھیانک نظارہ سڑے ہوئے پہاڑوں کا نظر آتا تھا جہنم نہ کوئی درخت اور نہ کوئی سبزہ۔ کوئی ایسا چشمہ صافی رواں نہیں جو اپنے دلکش اور خوشگوار نظارہ سے قافلہ کو ٹھہرا سکے۔ اس کے دور دور ایک قبیلہ آباد تھا جنکو جرہم کہتے تھے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ وہ کون سی بات ہو سکتی تھی جو کسی کو یہاں آکر آباد ہونے کی ترغیب دیتی۔

جیسا میں نے ابھی کہا ہے اس وادی کی کیفیت حضرت ابراہیم کی دعا سے خوب سمجھ میں آتی ہے۔ ظاہری حالت تو یہ ہے کہ وہ بنجر اور ویران ہے۔ لوگوں کا رجوع نہیں کسی قسم کے پھل پھول وہاں میسر نہیں آ سکتے۔ خدا تعالےٰ کے نام کی عظمت و جلال کو زندہ کرنے والا بھی وہاں کوئی نہیں۔ اس وقت دو آدمی **ابراھیم اور اسمعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام** اس شکستہ مسجد کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں۔

اب غور طلب یہ امر ہے کہ ظاہری حالت تو اس کی جو تھی وہ تھی اب وہ کونسی بات ہے اور وہ کیا خوبصورت امید ہے جس پر یہ دو معمار یا ایک معمار اور ایک مزدور نہایت بشاشت اور مسرت کے ساتھ ان شکستہ دیواروں کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں۔ اور پھر کس قوی دل اور بصیرۃ اور شعور سے کہہ رہے ہیں **ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم** محسن ومولا! جس کے الہام اور القا سے ہم ان دیواروں کو بلند کر رہے ہیں تو ہماری مزدوری قبول فرما اللہ اللہ کیا دعا ہے اور کیا الفاظ ہیں **انک انت السمیع العلیم**۔ یعنی تو جو ان الفاظ کو جو دل کے نکلتے اور اخلاص سے نکلتے ہیں سنتا جانتا ہے اور پھر **ربنا وابعث فیہم رسولا** مولی کریم ان میں ایک رسول پیدا کر جس پر تیری وحی متلو نازل ہو اور ایسی کتاب اس کو ملے جو قیامت تک پڑھی جاوے اور یہ گھر توحید کا گھر ہو اور دنیا بھر کے ثمرات سے انکو متمتع کرے۔

اب سے کئی ہزار سال پیچھے نکل جاؤ۔ جب کہ یہ مسجد بن رہی تھی اور باپ بیٹا اس کی تعمیر میں لگے ہوئے تھے اور پھر آج کل جو اس کی حالت ہے اس پر دھیان کرو۔ دیکھو اسی وادی غیر ذی زرع پر

اب کیا ہے جو نہیں ملتا - کوئی پھل کوئی شئے دنیا کی کسی قطعہ پر پیدا ہو بنگال میں ہو یا برہما میں کشمیر میں ہو یا دکن میں شام میں ہو یا یورپ میں غرض کہ روئے زمین کے کسی قطعہ اور حصہ میں ہو گر **مکہ معظمہ** میں وہ ضرور پہونچے گا -

پھر اس بنجر اور ویران زمین کی طرف لوگوں کے رجوع کو دیکھو کہاں کہاں سے وہاں پہونچتے ہیں خدا کے مقبول بندہ کے الفاظ میں وہ کیا پاک تاثیر اور جذب تھا جس نے روئے زمین کے دلوں کو مقناطیسی اثر سے کھینچ ہی تو لیا -

فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم

تھوی کا لفظ کیا لطیف ہے یعنی ہوی اس گرنے کو کہتے ہیں کہ کوئی چیز عمودی کڑاڑے سے پہاڑ کی گرے .... اور کوئی چیز راستہ میں اس کو روک نہیں سکتی ایسا ہی دلوں میں کشش ڈالدے کہ بے اختیار ہو کر کھنچے چلے آویں -

اب دیکھ لو - کہ دنیا کے بلاد مختلفہ سے کیسی کیسی تکالیف و مصائب برداشت کرکے کڑی سردیاں جھیلتے ہوئے اور چل چلاتی دھوپ میں وہاں پہونچتے ہیں راستہ کے مصائب اور مشکلات ان کے شوق اور ارادہ کو پست نہیں کر سکتے - یہ بات کیا ہے کہ وہ بے اختیار ہوئے چلے جاتے ہیں ؟

اصل یہی ہے کہ خدائے خالق کی طرف سے ان دلوں میں ایک جنبش پیدا ہوگئی ہے اور یہ نتیجہ ہے اس ابو الملۃ سیدنا **ابراھیم** علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا کا -

اس سے معلوم ہوا کہ **دعا** مقبول الٰہی کیسے سنی جاتی ہے -

بے آب و گیاہ وادی کا صرف **ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام** کی دعا کے موافق آباد ہو جانا یہ ایک نشان نبوت ہے - ورنہ ایک ویران گاؤں جہاں کسی قسم کی دلچسپی اور تجارت اور حرفت کے ذرائع کی وسعت نہ ہو وہاں دنیا بھر کے مشہور اور مرجع خلایق شہروں لندن پیرس قسطنطنیہ مصر امریکہ ہند وغیرہ سے لوگ موت کو پسند کرکے جانا راحت اور تسلی کا ذریعہ سمجھتے ہیں - تو اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ بے آب و گیاہ بستی کا آباد ہو جانا اور لوگوں کا اس طرح رجوع ہونا ایک صادق اور مامور من اللہ کا نشان ہوتا ہے -

اب وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ کیونکر کسی راستباز کو شناخت کریں ؟ اور وہ کیا معیار ہے کہ گوسفند کی زبان کے کلام کو کلام خدا سمجھیں غور کریں اور خدا کے لئے موت کو پیش نظر رکھکر سوچیں ! کہ **ابراھیم**ؑ بظاہر ایک انسان تھا - آدمیوں کی سی شکل اور شمائل رکھتا تھا مگر ان الفاظ کے اسی طرح پورا ہونے نے قیامت تک جو اس کے منہ سے ایک وقت نکلے یہ ثابت کر دکھایا کہ وہ خدائے جلیل کا کلام تھا -

عزیزو ! خدا کے لئے سوچ کر دیکھو کہ کیا نبوت کی شناخت کا یہ سیدھا راستہ نہیں ہے ؟ بے شک بیشک یہی ایک راہ ہے یعنی یہ کہ اس کلام غیب میں مقتدر قوت بھری ہوئی ہو اور اس کا ظہور اعجوبہ نما ہو -

میں حق کے کہنے سے ذرا بھی ہچکچاتا نہیں - میں تم سب کو جو یہاں موجود ہیں اس سچائی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جس کا لطف مدتوں سوچ سمجھ کر مجھے آیا ہے - اسی قادیان کی طرف دیکھو !

کیا یہ بولنے والا ایسے شہر کا باشندہ نہیں جو اس گاؤں سے ہزار درجہ بہتر اور دلکش نظارے رکھتا ہے ایسا ہی تم دیکھو گے کہ بہت سے آدمی جو اپنے آراموں اور ہزارہا راحتوں کو قربان کرکے یہاں آباد ہو رہے ہیں اور ہزارہا میل کا سفر طے کرکے راستہ کی مشکلات اور تکالیف کو جھیلتے ہوئے آتے ہیں کیا اس بستی کے کسی خوبصورت نظارہ کی وجہ سے ؟ نہیں ہرگز نہیں - بلکہ بات یہی ہے کہ یہ جگہ **مکہ** کی خادم بنی ہے پس اسی نور کی خدمت کی وجہ سے جو **فاران** کی چوٹیوں پر چمکا اور **مکہ** سے نکلا یہ بستی ایک **نور** کے **فرزند** کی وجہ سے مخدوم ہو رہی ہے اس نور کے فرزند کے زیر نظر کیا ہے ؟

وہی جو **ابراھیم** کی دعا تھی **لیقیموا الصلوۃ** اس سے میرے روح میں سرور کے ساتھ یہ بات آئی ہے کہ کوئی بستی اور کوئی خاندان اور گھر آباد نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا کی عزت و جلال کا نشان اس میں قائم نہ ہو - **مکہ** کیا چیز تھی ؟ خدا نے جو اس کو روئے زمین کا مرجع بنایا - اس کو **دجال کے فتن** سے ابد الآباد کے لئے محفوظ رکھا اور جہاں **لا الٰہ الا اللّٰہ** کی حکومت رہے گی صرف اس لئے معزز و مکرم ہوا کہ وہاں خدا کا جلال ظاہر ہوا برخلاف ہے وہ جگہ جہاں خدا کے نام کی بے عزتی ہوئی دیکھلو دنیا میں مشہور و معروف شہر بابل

جہاں کئی کروڑ انسان رہتے تھے آخر بدکاری اُسے کھا گئی ڈیڈ سی کے نشانات پر غور کرو۔ اور سوچو کہ جہاں خدا کا جلال نہیں وہاں آبادی ہو نہیں سکتی۔ اور جہاں خدا کے نام کی عزت و عظمت ہو وہ جگہ ویران بھی ہو تو آباد ہو کر دنیا میں محترم قرار پائیگی۔

پس خوب یاد رکھو کوئی دُعا قبولیت کے نشان اپنے اندر نہیں رکھ سکتی جب تک کہ خدا کے جلال کے اظہار کے لئے نہ ہو۔

بیس بائیس سال پیچھے چلو اور دیکھو کہ خدا کے ایک راستباز بندہ کو جو اسی بستی کا نور اور ھادی ہے یہ الہام ہوا تھا کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اپنا مکان وسیع کر خدا کے مہمان دور دراز ملکوں سے آتے ہیں۔

اس وقت یہ مسکین گمنام کوٹھڑیوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ ہزار ہا مرد اس عزت اور کشمیر اور دور دراز قطعات الارض سے مہمان آئیں گے۔ مگر تم آج دیکھ سکتے ہو کہ وہ جو کچھ براہین احمدیہ میں لکھا گیا تھا کیسا سچ ثابت ہوا۔ اور کسقدر دور دراز حصوں سے محض خدا کی رضا جوئی کے لئے خدا کے مہمان چلے آتے ہیں اور آئے دن مکانات کی وسعت کا الہام کیا ثابت ہو رہا ہے۔

اس گانوں کا وہ مشرقی حصہ جو سنڈاس بنا ہوا تھا اور جہاں ہزاروں من پاخانہ پڑا ہوا تھا آج تم دیکھتے ہو کہ وہاں کیا ہے؟ ایک لمبا سلسلہ مکانوں کا دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ آواز خدا کی آواز تھی۔ مگر یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ صرف اس لئے کہ غرض یہ تھی لیقیموا الصلوٰۃ خدا کا جلال قائم ہو۔ چونکہ یہ مرد خدا خدا کے لئے اور خدا میں بولا اور بولتا ہے اس لئے خدا نے صلہ کے ظل کے طور پر اس کی بستی کو بھی مومنین کے لئے نشان بنایا کیونکہ خدا کی نعمتیں اور بخششیں اپنا زندہ ثبوت اس سے دیتی ہیں کہ ان کے نمونے سدا قائم رہتے ہیں

میں روح اور راستی سے شہادت دیتا ہوں اور جس کی فطرت سلیم اور نیک ہے وہ اس کو بدگمانی سے نہ دیکھے گا۔ میں محض اللہ کے لئے گواہی دیتا ہوں جس کا پاک کلام میرے ہاتھ میں ہے اور جس کے حضور مر کر کھڑا ہونا ہے میں جون ۱۸۹۹ء سے یہاں رہتا ہوں خلوت میں جلوت میں ہر حال میں آدھی آدھی رات تک اپنے امام کی گفتگو سنی ہے میں خوب جانتا ہوں کہ میری روح نے دھوکا نہیں کھایا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ امام کی روح میں خدا کی نصرتیں جس کے ساتھ ہوں خدا کی عزت و جلال کے لئے اُسی طرح جوش اور غیرت ہے جس طرح سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی روح میں تڑپ تھی۔

میں خدائے ذوالجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ پاک ہادیان عالم کے جوش اور اس کے جوش میں میں نے کوئی فرق نہیں دیکھا تو ممکن ہے کہ خدا ایسے شخص کو ضائع کرے۔ ہرگز نہیں!! اگر وہ کامیاب نہ ہو تو سمجھو کہ پھر کوئی کامیاب نہیں ہوا۔

میں جب اول اول یہاں آیا اس متصل جوہڑ کے ایک بعید کنارے پر ایک جھنڈا گڑا دیکھا۔ میں چونکہ نو وارد تھا اس لئے مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ یہ نشان کیسا ہے۔ مگر بغیر کسی زیادہ سوچ کے زحمت اٹھانے کے ظاہری نظارہ نے مجھے سمجھا دیا کہ ملکہ کے پڑوس میں لات منات یا سومنات کا مندر ہونا ضرور ہے اور عادتاً یہ معمولی بدعت اور شرارت اور خبث کا نشان ہوگا جیسی اس کی برادری کے بت گاؤں میں دیکھے جاتے ہیں۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس کا گاڑنے والے نے بڑے وثوق سے اسے گاڑا ہے اور چونکہ وہ خدائے عیب الغیب کی قاہرانہ قدرتوں اور اس کی معجزانہ باتوں پر ایمان نہیں رکھتا وہ سمجھتا ہے کہ اس کی شرارت کا منصوبہ چل جائے گا اور آب و گل کے ہاتھ کی بنائی ہوئی بودی عمارت پائیداری پکڑ جائیگی اور وہ خدا کے قدوسیوں اور مقبولوں کی طرح ایک نشان ہو جائے گا۔ اور معاً خدا کی برگزیدہ کی کارروائی کو اپنی مکار و غدار نفس کے حملہ سے ملیامیٹ کر دے گا۔ مگر اس نشان کو غیرت الٰہی نے اوندھا کر دیا اور اس مقام پر گاؤں کے ہندو اور چوہڑے موت اور پاخانہ کرتے ہیں اور دور دور سے پاخانہ اور پیشاب روک روک کر لوگ وہاں آتے ہیں کہ اس نشان کو ناپاکی سے شرف اندوز کریں۔

یہ سرسری باتیں نہیں یہ خدا کی باتیں اور عبرت کی باتیں ہیں۔

خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کمینہ بغض اور سفلہ عداوت نے یہ باتیں میرے مُنہ سے

انہیں ٹھکوا دیں جیسے ناحق کے بعض اور مشرکانہ سبب سے حصہ نہیں دیا گیا۔ دیکھنے والا غور کرے کہ وہ سومنات کا مندر جہاں ہندوستان کے بڑے بڑے عزت مند راجوں مہاراجوں کے چیدہ چیدہ سو ناکتخدا لڑکیاں پجاریوں اور زائرین کی وقف خدمت رہا کرتی تھیں کیوں اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور ابرہہ اشرم کا وہ گرجا جو بیت اللہ کی رقابت میں اُسنے بنایا تھا دیراتی کے بےرحم ہاتھوں کے نذر ہوا اور وہ بڑا بھاری مندر جس کے دیش کو سکندر یونانی جرے فخر سے تکتا تھا بے نام و نشان ہوگیا۔ اس کا سبب بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ مکان خدا کے جلال اور عزت کے اظہار کے مکان نہ تھے اُن کی در و دیوار میں فسق و فجور کا رنگ دیکھ لگا تھا اس لئے غیرت خداوندی نے اُس کا نام نشان مٹا ڈالا۔ اور بیت اللہ مسجد حرام کی نسبت دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس کا قیام و پائیداری اور اعدا کی دست برد کا ہدف نہ بننا ایک نشان ہوگا۔ **ذٰلک لتعلموا ان اللہ یعلم غیب السموات والارض** کہ خدا اسے عالم الغیب کے ہاتھوں کا بنایا ہوا ہے جس کو آسمان و زمین کے انقلاب اور اُن کے زیر و زبر کرنے والی گردشیں معلوم ہیں اور وہ خوب جانتا ہے کہ **مکہ معظمہ** پر اُن کی حوادث کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

اللہ اللہ! اس قدر ظاہرانہ پیشگوئی حیں اینٹ اور پتھر کے مکان ہیں نسبت کوئی مخلوق معمار کرسکتا ہے

مگر یہ تعصب خدا کو خصوصاً اُس مکان کی نسبت ہوا کیوں؟ اس کا حل ان لفظوں میں ہے **لیقیموا الصلوٰة** یعنی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور توحید کی وہ جگہ ہی اور ساری دنیا نے اس کی چھاتیوں سے دودھ پیا ہے

اس قادیان کے

جو قریب مثال مبینہ دی ہے وہ بے التفاتی کے قابل نہیں ایک آدمی کی شکل نے کیا کیا آرزوئیں اور جوش دل میں رکھکر اور اپنی اٹکل کی پیشگوئی کی بنا پر اُس نشان کو کھڑا کیا تھا اور ایک گروہ کو اپنے گرد جمع بھی کیا تھا۔ مگر اُس کی ساری اُمنگیں خاک میں ملگئیں اور اُس کی تمنائیں کوڑے کرکٹ کی ٹوکریوں کے نیچے دب گئیں اور دوسرا حقیقی راستباز اُس وقت اگر گمنام تھا تو آج ماہ چہاردہم کی طرح چمکتا ہے اور ہزاروں راستبازوں کے قلوب اس کی محبت سے بھر گئے ہیں اور ایک عالم اس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے اس کی وجہ صاف ہے۔

اے قادیان کے مبارک نور اور اے پنجاب کے فخر امام اور ہادی تیری صداقتیں ابراھیم کی طرح واضح اور تیرے ثبوت **محمد احمد** (**اللھم صل علیہ وبارک وسلم کما بارکت وسلمت وصلیت علی ابراھیم**) کی طرح نمایاں ہیں جو کچھ خدا کے قاہر اور مقتدر ہاتھ نے ان تمام برگزیدوں کے لئے کیا وہ سب تیرے لئے کیا۔ تو ابد کے لئے نور اور ہدایت آیا ہے۔ زمین تیری تاثیرات سے بھر جائے گی اور تو برومند ہوگا۔ اس لئے کہ خدا اور اُس کے فرشتے اور عباد صالحین رات دن تجھ پر سلام بھیج رہے ہیں۔ تیرے حاسد اُسی طرح انگلیاں کاٹیں گے اور تیری ترقیاں دیکھ دیکھ کر برباد ہوں گے جیسے اُن پہلے راستبازوں کے ہوئے۔

بڑھ اور پھل اور پھول کہ تیرا پیڑ اب صرصر کے جھونکوں کے زد اور باد و باران کے دست برد سے آگے نکل گیا ہے۔ تو **ابراھیم** کا فرزند اور **محمد** کا سچا **غلام** اور **نوح** کا حقیقی بھائی ہے **علیہم الصلوٰة والسلام**

ہاں اس اپنے ناکارہ خادم کے لئے بھی اُن گھڑیوں میں لب شفاعت کھول جبکہ تجھ میں اور خدا میں کوئی حائل نہیں ہوتا۔

برادران! وقت ہے اس نعمت کی قدر کرو اور اس نمونہ سے سبق سیکھو۔

خدا ہم سب کو اقامت صلوٰة کی توفیق دے **آمین**

گورنمنٹ کیلئے ایک مشکل الحل مسئلہ

ہم نے اخبار پیونیر کے اس عنوان والے مضمون کا ترجمہ جو دلچسپی سے بھرا ہوا تھا اپنے چند ریمارکس کے ساتھ اشاعت مورخہ ۲۴ نومبر میں شائع کیا تھا اور اُمید کی تھی کہ اُس پر ضرور کوئی

نکتہ چیں نظر ڈالی جاوے گی حال میں مولوی مرزا صادق علی بیگ صاحب نے اُس کے متعلق اپنے خیالات جریدہ روزگار مورخہ ۹ دسمبر میں ظاہر کر کے ہماری اُمید پوری کر دی جس کے دیکھنے سے ہمیں خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی۔ خوشی اس وجہ سے کہ حیدر آباد کی اسلامی جماعت میں ایسے اصحاب بھی پیدا ہوتے چلے ہیں جو اخبارات کی مذہبی تحریرات پر غور کرنے لگے ہیں۔ اور رنج اس وجہ سے کہ محرر مضمون نے وسیع نظر سے کام نہیں لیا ہے منصفانہ بحث اور غیر متعصبانہ نکتہ چینی سے ضرور مانحن فیہا مسائل پر ایک روشنی پڑتی ہے مگر ایسی طرز سے احتراز کرنا لازمی ہے جس سے مسلمہ اصول پر اعتراض لاحق ہو۔

مضمون زیر بحث میں فضیلت واکملیت مذہب کے ثبوت کے لئے دو صورتیں بیان کی گئی تھیں۔ **اوّلاً** یہ کہ ہر مذہب کے علماء و فضلاء اپنی اپنی کتاب کے رو سے اپنے مذہب کی اعلیٰ تعلیم کا ثبوت دیں جس سے اُس مذہب کی اخلاقی حالت اور فضیلت کا موازنہ ہو۔ مگر اس کے متعلق نکتہ چین محرر نے یہ رقم فرمایا ہے کہ اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اس لئے کہ ایک مدت دراز سے اختلاف پڑا ہے اور مباحثے بھی ہوئے اور ہو رہے ہیں مگر کچھ فیصلہ نہ ہوا۔ کاتب مضمون کے اس کچھ سے ہمیں نہایت تعجب آ رہا ہے کہ کس قدر یقین کے ساتھ وہ ابھی سے فائدہ اور فیصلہ نہ ہونے پر فتویٰ لگا رہے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ انھوں نے کس مقام سے بحث مباحثے کے مضمون کو اخذ کیا ہے! علماء فضلاء کا اپنی اپنی کتاب سے اعلیٰ تعلیم کا ثبوت دینا ہرگز بحث مباحثے کے مفہوم میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جس طرح دو اور دو ہم روٹی نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسے جلسوں سے جن میں ہر مذہب والا اپنے مذہب کی فضیلت کے بیان کرنے کا مجاز ہوتا ہے قطعاً کوئی فائدہ متصور نہ ہوتا تو شکاگو (امریکہ) میں کیوں عظیم الشان مذہبی جلسہ کیا جاتا؟ کیا اہل امریکہ جن کی عقل و دانش کا لوہا سارا جہان مان رہا ہے ایک بالکل ہی فضول کام کر بیٹھے؟ کیا اخباری دنیا کو خبر نہیں کہ اسی جلسہ کی بدولت ہندو مذہب نے سوامی دیوا کنڈا کی وکالت سے اہل امریکہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے اس جلسہ میں ہندو مذہب کی فلاسفی کا بیان ہی تھا جس سے امریکہ میں ایک کایا پلٹ ہو گئی اور اُس کے اعتقادات کی طرف میلان ہوتا چلا جاتا ہے۔

شکاگو کا مذہبی جلسہ تو ایک تاریخی رنگ میں آ گیا ہے۔ اٹالی اور فرانس کے جلسوں پر بھی غور کیجئے کیا یہ تمام فضول اور بیہودہ طور پر کئے جا رہے ہیں؟ جسقدر ایسے جلسوں سے فائدہ کی اُمید ہے اُس کا ثبوت ہر زمانہ کے مقدسین کے کارناموں سے ملتا ہے۔ مذاہب کے بانی اسی اُمید پر اشاعت کا کام کرتے رہے اور ایسی ساعتوں کے ذریعہ سینکڑوں ہزاروں بندگان خدا کو حق و باطل میں امتیاز کرنے کا موقع بلا حجج و براہین کے پیش کرنے کے بغیر کوئی دعویٰ قابل سماعت نہیں ہو سکتا اور نہ تشنگان حق کی پیاس بجھ سکتی ہے لہذا اس پہلی صورت کی اہمیت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کو اپنے سچے مذہب کی اعلیٰ تعلیم افضلیت اور اکملیت کو جس کا دنیا کے دور دور مقاموں میں جہاں کسی اسلامی مشنری کا قدم تک نہیں پہونچا ہے اس پر آشوب زمانہ میں بھی برابر کم و بیش اثر ہوتا رہا ہے۔ دلیل اور برہان کے ذریعہ احسن میں غیر قوم اور مذہب کے لوگوں میں پیش کرنے کا انتظام نہایت ہی ضرور ہے اور اسی کی نسبت **وجادلهم بالتی هی احسن** ہمارے علیم و خبیر ہادی مطلق کا ارشاد ہے غرض زیر بحث پہلی صورت سے انکار الٰہی ہدایت سے بدیہی انکار ہے اگر یہ تجویز ٹھہر جائے گی تو سوائے اسلام کے کون مذہب ہوگا جو اس میدان میں قدم جما سکے گا؟ آہ اسکو جلسوں میں ریپرزنٹ کرنے والا بھی کوئی ہو۔ جو کوئی اُسے کامیابی کے ساتھ ریپرزنٹ کر سکتا ہی کیا وہ قوم کی نگاہ میں قابل وقعت ہو سکتا ہے۔ یا لائق ملامت۔

دوسری صورت یہ بیان کی گئی تھی کہ ہر مذہب کا سرگروہ اپنے مذہب کی صداقت کے ثبوت میں ایک آسمانی نشان دکھلاوے تا یہ ثابت ہو کہ اس مذہب میں ہنوز الٰہی طاقت اور ربانی قوت باقی ہے۔ مگر صادق علی بیگ صاحب اس کے در جواب یہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ صورت تو ان مفید ہے جو عقل سلیم رکھتے ہیں تخصیص عقل سلیم کی اس جہت سے کی گئی ہے کہ بہت سے نبی پیدا ہوئے اور انھوں نے حقیقی نشانات آسمانی دکھلائے لیکن سوائے اُن لوگوں کے

معمولی تعطیل

ہمارے ناظرین اس امر سے خوب آگاہ ہیں کہ ہم ہر سال دسمبر کے آخری ایام میں ایک ہفتہ کی تعطیل کر دیتے ہیں کیونکہ دار الامان میں جلسہ کی وجہ سے اتنی فرصت ہو ہی نہیں سکتی کہ اخبار کا کام ہو سکے علاوہ ازیں سال تمام پر خریداران کا حساب صاف کرنے اور دوسری مصروفیتوں کی وجہ سے ایسا کرنا ضروری ہوتا ہے بہرحال یہ نمبر ۱۸۹۹ء کو الوداع کہتا ہے۔

اب پہلا پرچہ ۱۰ر جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو شائع ہوگا انشاء اللہ بحولہ وبقوتہ

اطلاع

ہم نے اس سے پیشتر اطلاع دی تھی کہ اکتوبر ۱۸۹۹ء تک مالی سال ختم ہو چکا ہے اس لئے ۱۸۹۹ء کے اکتوبر تک جن لوگوں نے قیمت بھیجدی ہے ان کے ذمہ صرف ۸ر مطبع کے اخیر دسمبر تک واجب ہیں۔ پس حسب اطلاع سابق جنوری سنہ ۱۹۰۰ء میں ہم للعہ۔۴ر معہ قیمت سنہ ۱۹۰۰ء ایسے ناظرین سے بذریعہ وی پی وصول کر لیں گے اور ایسے طریق پر کل دوستوں سے واجب الطلب قیمت کیلئے اخبار قیمت طلب بھیجا جاویگا جو صاحب اخبار لینا نہ چاہیں یعنی وقت پر قیمت دینے کو طیار نہ ہوں وہ اطلاع دیدیں۔ کیونکہ ایسی مشکلات کی وجہ سے اکثر اوقات اخبار بدیر شائع ہوتا رہا ہے۔ آیندہ اخبار کو باقاعدہ موقت الشیوع بنانے کے لئے ہمارے ناظرین کو اپنے فرائض کی طرف توجہ کی اتنی قدر ضرورت ہے جس قدر وہ ہم کو سکاینتی خطوط سے متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔

آخر میں ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے دوست و بازو خریدار ترسیل زر چندہ اور خوش معاملہ خریداروں کے پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

رسالہ

فیض احمدی

پنجابی زبان میں منظوم۔ ہیں ملتا ہی طبع ہوا۔

حضرت امام الزمان علیہ السلام سے بیعت کرنیوالوں کے نام

(۱) خلیل الرحمن صاحب ساکن پنجیڑی ریاست جموں
(۲) نیک عالم صاحب " "
(۳) غریب اللہ صاحب ساکن کلری "
(۴) مہر دین ساکن دھرم کوٹ بگا ضلع گورداسپور
(۵) قاضی رحمت اللہ صاحب " "
(۶) نبی بخش صاحب " " "
(۷) اللہ دتا صاحب " "
(۸) ابراہیم صاحب "
(۹) بوڑا صاحب " " بدلان
(۱۰) فضل الدین صاحب ساکن جلہ ضلع ملتان
(۱۱) اللہ بخش صاحب ساکن سیالکوٹ
(۱۲) عبد الواحد صاحب ساکن بودھران ضلع ملتان
(۱۳) احمدالدین صاحب " "
(۱۴) محمدالدین صاحب۔ دھرم کوٹ بگا
(۱۵) پیراں دتا صاحب
(۱۶) سید محمد شاہ صاحب مدرس مدرسہ ماچھی واڑہ ضلع لدہانہ
(۱۷) رحمت علی صاحب پٹواری رائے پور تحصیل پھلور
(۱۸) عبدالعزیز ولد خواجہ عالم امرتسر
(۱۹) ملک غلام احمد۔ دنگام علاقہ کشمیر
(۲۰) میاں صوبا۔ بہرام پور بیٹ ضلع انبالہ
(۲۱) خدا بخش صاحب۔ جموں۔
(۲۲) فراہیم بن یوسف۔ نوشام ضلع حصار
(۲۳) حفیظ اللہ خالدی۔ جیند۔
(۲۴) عبد الوحید۔ لونی ضلع مبر مجھہ حال سنگرور
(۲۵) شادیخاں راجپوت۔ جیند
(۲۶) غلام نبی۔ مجن ضلع شاہ پور تحصیل بھیرہ
(۲۷) عبدالرحمن (بھاکر داس) گرشہر پور ضلع لدہانہ
(۲۸) حافظ دل احمد بی۔ اے۔ ادرانا ضلع شاہ پور
(۲۹) فضل کریم۔ جہلم۔ ۳۰۔ علی احمد ڈیرہ غازیخاں

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس لو

مندرجہ ذیل ادویات تجربہ کثیر کے بعد شائع کی جاتی ہیں اگر حسب ترکیب استعمال ہو فائدہ نہ ہو تو بعد وضع محصول ڈاک قیمت واپس لو سچائی کے لئے یہی امر کافی ہے۔

(۱) قوت باہ (داخلی و خارجی علاج) چودہ قسم کے ضعف باہ کا حکمی علاج قیمت علاج خارجی ھر اور قیمت علاج داخلی۔ عار
(۲) بواسیر۔ خونی و بادی کے لئے اکسیر عار
(۳) دافع جریان ہر قسم .... للعہ
(۴) علاج آتشک ۸ر
(۵) سوزاک کہنہ و جدید ہر قسم عار
(۶) خضاب سالانہ جو تیل کی طرح لگایا جاتا ہے ۵ر
(۷) مصفی خون کے لئے ... معہ
(۸) سوار نزول الماء آنکھہ کی ہر اک بیماری کیلئے مفید .... عار

ان ادویات کی قیمت مقررہ ایک مریض کے علاج کیلئے ہے اگر اس قدر دوا سے کوئی نقص باقی رہے زیادہ دوا مفت دیجاویگی۔ حکیم محمد امین مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

میمیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مصدقہ ... انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم دھند جالا پھر بال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بکمال اور ادویہ آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ میمیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے خالص میرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ہم محصول ڈاک ذمہ خریدار درخواست کنندہ اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی میمیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے ضرور بچنا چاہیئے۔

المشتہر۔ پروفیسر میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میمیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔

آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جالا کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میمیرے کا سرمہ ضروری ہے راقم ڈاکٹر ڈی ایم بی ایم سانکلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی

(۲) میں بڑی خوشی سے میمیرے کے سرمہ کو فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمر ۹ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین جان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں نے میمیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میمیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے میمیرے کا سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(پانچ ہزار روپیہ انعام)

اگر کوئی شخص میمیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۸۹۹ء میں جمع کیا گیا ہے۔

محمد اکمل احمد نے پریس قادیان دارالامن والامان میں شیخ یعقوب علی تراب کے اہتمام سے طبع ہو کر بفضلہ تعالیٰ شائع ہوا